بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹوکن نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۳

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | ۱۶ شہادہ ۱۳۴۲ ہش | ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۸۲ ھ | ۱۶ اپریل ۱۹۶۳ء | نمبر ۸۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۵ اپریل بوقت ۸½ بجے صبح

پرسوں دن بھر حضور کو شدید ضعف کی شکایت رہی اور حرارت بھی زیادہ رہی۔ رات نیند وقفوں کے ساتھ آئی۔ کل بھی ضعف کی تکلیف رہی اور حرارت بھی رہی۔ مگر پرسوں کی نسبت کمی تھی۔ آج رات ایک بجے تک بے چینی رہی پھر نیند آگئی۔ اس وقت ٹمپریچر ۹۷ ہے گویا کمزوری ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہ کا زہر اُس وقت پیدا ہوتا ہے جب انسان خدا کی اطاعت اور اُسکی پُر جوش محبت سے محروم ہو

خدا کے قانونِ قدرت میں اس کا علاج تین طور سے ہے اور وہ، محبت، استغفار اور توبہ

"گناہ درحقیقت ایک ایسا زہر ہے جو اُس وقت پیدا ہوتا ہے کہ جب انسان خدا تعالیٰ کی اطاعت اور خدا کی پُرجوش محبت اور محبانہ یادِ الٰہی سے محروم اور بے نصیب ہو اور جیسا کہ ایک درخت جب زمین سے اکھڑ جائے اور پانی چوسنے کے قابل نہ رہے تو وہ دن بدن خشک ہونے لگتا ہے اور اس کی تمام سرسبزی برباد ہو جاتی ہے۔ یہی حال اس انسان کا ہوتا ہے جس کا دل خدا کی محبت سے اکھڑا ہوا ہوتا ہے پس خشکی کی طرح گناہ اس پر غلبہ کرتا ہے۔ سو اس خشکی کا علاج خدا کے قانونِ قدرت میں تین طور سے ہے (۱) ایک محبت (۲) دوسرے استغفار جس کے معنی ہیں دبانے اور ڈھانکنے کی خواہش۔ کیونکہ جب تک مٹی میں درخت کی جڑ جمی رہے تب تک وہ سرسبزی کا امیدوار ہوتا ہے (۳) تیسرا علاج توبہ ہے یعنی زندگی کا پانی کھینچنے کے لئے تذلل کے ساتھ خدا کی طرف پھرنا اور اس سے اپنے تئیں نزدیک کرنا اور معصیت کے حجاب سے اعمال صالحہ کے ساتھ اپنے تئیں باہر نکالنا۔ اور توبہ صرف زبان سے نہیں بلکہ توبہ کا کمال اعمال صالحہ کے ساتھ ہے تمام نیکیاں توبہ کی تکمیل کے لئے ہیں۔ کیونکہ سب سے مطلب یہ ہے کہ ہم خدا سے نزدیک ہو جائیں۔ دعا بھی توبہ ہے کیونکہ اس سے بھی ہم خدا تعالیٰ کا قرب ڈھونڈتے ہیں۔ اس لئے خدا نے انسان کی جان کو پیدا کرکے اس کا نام روح رکھا۔ کیونکہ اس کی حقیقی راحت اور آرام خدا کے اقرار اور اس کی محبت اور اس کی اطاعت میں ہے اور اس کا نام نفس رکھا اور نفس لغت میں عین شئے کے معنی رکھتا ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے اتحاد پیدا کرنے والا ہے۔ خدا سے دل لگانا ایسا ہوتا ہے جیسا کہ باغ میں وہ درخت ہوتا ہے جو باغ کی زمین سے خوب پیوستہ ہوتا ہے یہی انسان کی جنت ہے اور جس طرح درخت زمین کے پانی کو چوستا اور اپنے اندر کھینچتا اور اس سے اپنے زہریلے بخارات باہر نکالتا ہے اسی طرح انسان کے دل کی حالت ہوتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی محبت کا پانی چوس کر زہریلے مواد کے نکالنے پر قوت پاتا ہے اور بڑی آسانی سے ان مواد کو دفع کرتا ہے اور خدا میں ہو کر پاک نشوونما پاتا جاتا ہے اور بہت پھیلتا اور خوشنما سرسبزی دکھلاتا اور اچھے اچھے پھل لاتا ہے مگر جو خدا میں پیوستہ نہیں وہ نشوونما دینے والے پانی کو چوس نہیں سکتا۔ اس لئے دمبدم خشک ہوتا چلا جاتا ہے۔ آخر پتے بھی گر جاتے ہیں اور خشک اور بدشکل ٹہنیاں رہ جاتی ہیں۔ پس چونکہ گناہ کی خشکی بے تعلقی سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے اس خشکی کے دور کرنے کے لئے سیدھا علاج مستحکم تعلق ہے جس پر قانون قدرت گواہی دیتا ہے۔"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صفحہ ۳۰۲)

صاحبزادی سیدہ امۃ الشکور صاحبہ سلمہا کیلئے دعا کی درخواست

لاہور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صاحبزادی سیدہ امۃ الشکور بیگم صاحبہ سلمہا کی عام طبیعت تو خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے لیکن چونکہ کیس بہت پیچیدہ اور الجھا ہوا تھا اس لئے خطرہ کے دن ابھی گزرے نہیں ہیں۔

بزرگان سلسلہ، درویشان قادیان اور دیگر جملہ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صاحبزادی صاحبہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

جامعہ احمدیہ میں سالانہ تقریری مقابلے

۱۶-۱۷-۱۸ اپریل بوقت ۵ بجے شام جامعہ احمدیہ کے ہال میں علی الترتیب عربی۔ انگریزی اور اردو میں اہم عناوین پر تقریری مقابلے کروائے جا رہے ہیں۔ احباب کثرت سے شمولیت فرما کر مستفید ہوں۔

یوسف سلیم الامین الجمعیۃ العلمیہ

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ اپریل ۶۳ء

دین میں کشف و الہام کی اہمیت

صوفی نذیر احمد صاحب کے ایک پوسٹ کارڈ کو ہم نے الفضل میں شائع کر کے اپنی معروضات پیش کی ہیں۔ ہم نے صوفی صاحب کی خدمت میں پہلے بھی اور اب بھی کئی بار عرض کیا ہے کہ آپ جماعت احمدیہ کے لٹریچر کا پوری طرح مطالعہ فرمائیں تاکہ آپ اس جماعت کے عقائد اور اس کی سرگرمیوں کا صحیح اندازہ لگا سکیں۔ مگر ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ صوفی صاحب نے جماعت احمدیہ پر اپنی تنقید بغیر جماعت کے مالہ وماعلیہ کو کما حقہ جانے کے جاری کر رکھی ہے۔ یہی نہیں جہاں تک آپ کے بعض خیالات سے معلوم ہوتا ہے آپ نے مخالفین احمدیت کی بعض باتوں کو ہی اُچک لیا ہے اور انہی کی بنا پر جماعت پر دو دو قدم کرنا پسند کیا ہے۔

دین کے معاملات میں آپ کی اس بے پروائی نے آپ کے متعلق ہمارے حسن ظن کو سخت مجروح کیا ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ اگر آپ تحریک احمدیت کا غور سے مطالعہ کرتے تو کبھی ایسی باتیں اسکے متعلق نہ کہتے جو تھرڈ کلاس احراریوں اور مودودیوں ہی کو زیب دیتی ہیں جن کا کام احقاق حق نہیں بلکہ صرف جماعتِ احمدیہ کے خلاف اشتعال انگیزی کرنا ہے تاکہ وہ اپنی سیاسی تخریبی سرگرمیوں کو بزعم خود تقویت دے سکیں۔ اور بے علم اور نادان مسلمانوں کی رائے کو اپنے حق میں ہموار کر سکیں۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ صوفی صاحب ایسا دانستہ کر رہے ہیں تاہم آپ پر ہم سخت غفلت اور بے پروائی کا الزام ضرور لگاتے ہیں۔ چنانچہ اپنے "مودودی صاحب کے نام مکتوب مفتوح" "ہم جولائی" "نوائے وقت" مورخہ ۱۱/۴/۶۳ میں شائع ہوا ہے آپ کے ذیل کے الفاظ نہایت غیر ذمہ دارانہ اور افسوسناک ہیں۔ ان الفاظ سے صوفی صاحب نے اپنے نیک نام کو ہی بٹہ نہیں لگایا بلکہ ہماری نظر میں اپنی نیک نیتی اور اپنے مشن کو بھی اگر کوئی ہے سخت نقصان پہنچایا ہے۔ آپ لکھتے ہیں (نقل کفر کفر نباشد)

"آپ کی دعوت کے آغاز سے ہی مجھے یہ خطرہ محسوس ہونے لگا تھا کہ آپ امت کے لئے اور فہم دین کی راہ میں ویسا ہی ایک فتنہ اور ابتلا پیدا کرنے میں مصروف ہو رہے ہیں جیسا فتنہ اس صدی کے آغاز میں قادیانی جماعت نے پیدا کر دیا تھا۔ ان کا دعویٰ تو یہ تھا کہ وہ ساری دنیا سے کفر کو ختم کرنے اور دین کو غالب کرنے کے لئے کھڑے ہو رہے ہیں۔ مگر نصف صدی سے زائد عرصہ گزر جانے پر اس دعوے کا انجام یہ ہے کہ کفر کو دنیا سے ختم کرنا تو خیر ایک علیحدہ اور بڑی بات تھی۔ آج وہ خود امت کے متوازی ایک فرقہ بن چکے ہیں جو ماضی کے فرقہ باطنیہ کی طرح مختلف دعووں کشفوں اور الہاموں کے ذریعہ شاید صدیوں کے لئے پیری مریدی کی ایک گدی کی شکل میں چلتا جائے مگر دین اور امت کے لئے تفرقہ و تخرب کے سوائے اور کوئی خدمت نہ کر سکے۔ اسی تخرب و تفرقہ کو ختم کرنے کیلئے کبھی کبھی ان سے بھی کچھ نہ کچھ عرض کرتا رہتا ہوں۔"

(نوائے وقت ۱۱/۴/۶۳ صفحہ ۲)

جماعت احمدیہ کے متعلق یہ الفاظ صرف ایک شخص ہی لکھ سکتا ہے جس نے خود تو کبھی جماعت احمدیہ کے متعلق صحیح معلومات حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو البتہ مخالفین جماعت کے تو ہمات کو لے کر تنقید کر ڈالی ہو۔ یہ امر اسی قسم کا ہے جس طرح کوئی شخص ستیارتھ پرکاش کے چودہویں باب سے اسلام کے متعلق پڑھ کر اسلام پر رائے زنی کرنے بیٹھ جائے آخر یورپین مستشرقین اسلام اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہی روش اختیار کرتے ہیں۔ چنانچہ صوفی صاحب نے جو کچھ جماعت احمدیہ کے متعلق اوپر کے الفاظ میں کہا ہے وہ اسی طرح کا ہے جیسے کوئی مستشرق کہے کہ اسلام دنیا سے کفر و الحاد کو مٹانے کا دعوے لے کر کھڑا ہوا تھا مگر چودہ سو سال گزر جانے پر اس دعوے کا انجام یہ ہے کہ کفر کو دنیا سے ختم کرنا تو خیر ایک علیحدہ اور بڑی بات تھی آج وہ خود دین حق کے متوازی ایک فرقہ بن چکا ہے۔ جو صدیوں تک شاید چلتا جائے مگر دین حق کے لئے تفرقہ و تخرب کے سوائے اور کوئی خدمت نہ کر سکے (نعوذ باللہ)

معلوم ہوتا ہے کہ صوفی صاحب کو دعووں کشفوں اور الہاموں سے بڑی نفرت ہے حالانکہ دینِ حق کی بنیاد ہی ان چیزوں پر ہے انبیاء علیہم السلام دعووں، کشفوں اور الہاموں کے بغیر کیا تھے؟ قرآن کریم الہام نہیں تو اور کیا ہے؟ تورات۔ زبور۔ انجیل اگر الہام نہیں تو انکی کیا قیمت ہے؟ اگر انبیاء علیہم السلام دعوے نہ کرتے تو وہ کیا ہدایت دے سکتے تھے۔ صوفی صاحب سمجھتے ہیں کہ بس قرآن و اُسوۂ کاملہ ہمارے پاس موجود ہے اب ہمیں اللہ تعالیٰ سے کسی قسم کے تعلق کی ضرورت نہیں۔ بعینہٖ یہی وہ چیز ہے جس نے آج تمام دنیا کو مسلمانوں سمیت دین سے دور کر دیا ہے۔ اور سچی بات یہ ہے کہ اگر دعوے کشف اور الہام دنیا سے ختم ہو جائیں تو کسی دین کی حقیقت قائم ہی نہیں رہ سکتی۔ قرآن اور اسوۂ کاملہ کا حقیقی ثبوت انہی ذرائع سے ملتا ہے۔ ورنہ علمی، عقلی اور استدلالی ڈھکوسلے تو انسان کو گمراہ ہی کر سکتے ہیں جیسا کہ وہ کر رہے ہیں۔ ذیل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک عظیم لیکچر "احمدیت کا پیغام" سے ایک عبارت اس مفہوم کو اور جماعتِ احمدیہ کی پوزیشن کو واضح کرنے کیلئے درج کی جاتی ہے:-

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے احمدیوں پر زور دیا تھا کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کریں۔ یہ حقیقت احمدیوں پر کھل گئی تو ان کے اعمال ایک نئے قسم کے اعمال ہو گئے۔ ایک سچے احمدی کی نماز وہ نماز نہیں جیسی ایک عام مسلمان نماز پڑھتا ہے شکل وہی ہے۔ کلمات وہی ہیں لیکن مغز اور ہے۔ احمدی نماز کو نماز کی خاطر پڑھتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق بڑھانے کیلئے پڑھتا ہے شاید کوئی کہے کہ کیا باقی لوگ خدا تعالیٰ کیساتھ اپنا تعلق بڑھانے کیلئے نماز نہیں پڑھتے؟ میرا جواب یہ ہے کہ ہرگز نہیں اگر آپ غور کریں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ اس وقت مسلمانوں میں بدقسمتی سے یہ خیال پیدا ہو چکا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ براہِ راست تعلق پیدا ہو ہی نہیں سکتا۔ مسلمانوں کو عام طور پر یہ غلطی لگ رہی ہے کہ نہ خدا تعالیٰ آج بندوں سے بولتا ہے اور نہ بندے خدا تعالیٰ سے کوئی بات منوا سکتے ہیں ایک صدی سے زیادہ عرصہ گزرا کہ الہام الٰہی کے نزول سے مسلمان منکر ہو چکے ہیں بے شک اس سے پہلے مسلمانوں میں وہ لوگ موجود تھے جو کلام الٰہی کے نازل ہوتے رہنے کے قائل تھے۔ قائل ہی نہیں وہ اس بات کے بھی مدعی تھے کہ خدا تعالیٰ ان سے باتیں کرتا ہے لیکن ایک صدی سے مسلمانوں پر یہ آفت نازل ہوئی ہے کہ وہ کلی طور پر کلامِ الٰہی کے جاری رہنے سے منکر ہو گئے بلکہ بعض علماء نے تو اس حقیقت کے اظہار کو کفر قرار دے دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر دنیا کے سامنے یہ دعویٰ پیش کیا کہ مجھ سے خدا تعالیٰ باتیں کرتا ہے اور مجھ سے ہی نہیں بلکہ جو شخص میری اتباع کرے گا اور میرے نقشِ قدم پر چلے گا اور میری تعلیم کو مانے گا اور میری ہدایت کو قبول کرے گا خدا تعالیٰ اس سے بھی باتیں کرے گا۔ آپ نے متواتر خدائی کلام کو دنیا کے سامنے پیش کیا اور اپنے ماننے والوں میں تحریک کی کہ تم بھی خدا تعالیٰ کے ان انعامات کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ آپ نے فرمایا مسلمان پانچ وقت خدا تعالیٰ سے یہ دعا مانگتا ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ اے خدا تو ہمیں سیدھا راستہ دکھا ان لوگوں کا رستہ جن پر تو نے انعام نازل کئے تھے یعنی سابق انبیاء کرام۔ پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اس کی یہ دعا ہمیشہ ہمیش کے لئے رائیگاں جاتی اور خدا تعالیٰ مسلمانوں میں سے کسی کے لئے بھی وہ رستہ نہ کھولتا جو پہلے نبیوں کے لئے کھولا گیا تھا اور کسی شخص سے بھی اس طرح کلام نہ کرتا جس طرح پہلے نبیوں سے کلام کرتا تھا۔ اس طرح آپ نے اس جمود کو کلی طور پر دور کر دیا جو مسلمانوں کے دلوں پر طاری تھا۔ میں نہیں کہتا کہ ہر احمدی مگر میں یہ ضرور کہتا ہوں کہ ہر وہ احمدی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقصد کو پوری طرح سمجھ گیا وہ نماز کو اس طرح نہیں پڑھتا کہ گویا وہ ایک فرض ادا کر رہا ہے۔ وہ نماز کو اس طرح پڑھتا ہے کہ گویا وہ خدا تعالیٰ سے کچھ لینے گیا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ سے ایک نیا تعلق پیدا کرنے کے لئے گیا ہے اور اس ارادہ کے ساتھ جو شخص نماز پڑھے گا۔ سمجھ میں آ سکتا ہے کہ اس کی نماز اور دوسرے لوگوں کی نماز یکساں نہیں ہو سکتی۔"

(احمدیت کا پیغام صفحہ ۴۱-۴۲)

درخواستِ دعا

خاکسار کی اہلیہ صاحبہ کافی لمبا عرصہ سے بعارضہ ضعفِ قلب درد کمر بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔

(خاکسار رفیع محمد مشرما)

52

کیا گوتم بدھ پیغمبر تھے؟

مکرم شیخ عبد القادر صاحب ۱۱۰ چوبرجی پارک لاہور

ایک جرمن مستشرق خاتون نے ڈاکٹر اقبال کے فلسفہ مذاہب پر ایک مقالہ لاہور میں پڑھا ہے جس میں انہوں نے یہ بتایا ہے کہ ڈاکٹر اقبال نے گوتم بدھ اور زرتشت کو پیغمبر قرار دیا ہے۔ صاحب صدر نے اس انکشاف پر حیرت و مسرت کا اظہار کیا ہے کیونکہ عام طور پر یہ معلوم نہیں تھا کہ ڈاکٹر اقبال ایران و ہند کے ان مصلحین کو پیغمبر سمجھتے تھے۔ (سول اینڈ ملٹری گزٹ ۱۶ اپریل ۱۹۶۳ء)

اس زمانہ میں سب سے پہلے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے یہ آواز بلند کی تھی کہ کرشن، رام چندر اور گوتم بدھ اپنے اپنے زمانہ کے مامور من اللہ تھے۔ ڈاکٹر اقبال دورِ اول میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام سے حد درجہ متاثر تھے، یہی وجہ ہے کہ انہوں نے آپ کے علم کلام سے متاثر ہو کر گوتم بدھ اور زرتشت وغیرہ کو پیغمبر قرار دیا۔

یہ بحث کافی دلچسپ ہے کہ گوتم بدھ کا صحیح مقام کیا ہے؟ ان کے ماننے والوں کا ایک طبقہ تو یہاں تک کہتا ہے کہ گوتم نے نہ خدا پیش کیا نہ ہی وہ روح کی بقا، بعث بعد الموت، جنت و دوزخ اور اعمال کی اخروی جزا سزا کے قائل تھے۔ لیکن دوسری طرف ابتدائی بدھ لٹریچر سے ثابت ہے کہ بدھ ناستک نہ تھے وہ ساری مذہبی الہیات کے قائل تھے۔ وہ بلا شبہ نور ایشیا اور اپنے زمانہ کے پیغمبر تھے۔

اس دوسرے نظریہ کی تائید میں بعض تاریخی شواہد درج ذیل ہیں۔

(۱) سب سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ گوتم بدھ کا اپنا دعوےٰ کیا تھا؟ بدھ لٹریچر کے قدیم ترین حصہ میں ایسے حوالے ہمیں ملتے ہیں جن سے یہ امر روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ گوتم بدھ ہستی باری تعالےٰ کے قائل تھے وہ مانتے تھے کہ ہر زمانہ میں ہادی اور رسول مبعوث ہوئے۔ اسی سلسلہ کا ایک فرد وہ خود کو سمجھتے "تتے دگا ستا" میں بدھ کا فرمان بایں الفاظ درج ذیل ہے۔

"تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اس دنیا میں ہر زمانہ میں ایک تتھاگت (ریفارمر) پیدا ہوتا ہے جو کہ عالم کل، مکمل طور پر بیدار، نیکی اور حکمت پر حاوی، عالمین کی حکمتوں سے مسرور، دیوتاؤں اور انسانوں کا استاد، بابرکت وجود اور ایک بدھ کے مقام پر فائز، وہ اس کائنات کے مقام کو مکمل طور پر سمجھنے اور اسے روبرو دیکھنے والا ہوتا ہے اس جہان کے اوپر جو عالمین ہیں یعنی ملائک، شیاطین اور برہما (خدا تعالےٰ) کی اقالیم۔ وہ ان سب کو جانتا ہے اور نیچے کی دنیاؤں کو جن میں برہمن نیک لوگ شہزادے اور عوام بستے ہیں ان سے بھی وہ واقف ہے۔ تب وہ اس علم سے دوسروں کو بھی مستفیض کرتا ہے"۔[1]

ایک دوسرے بدھ صحیفہ میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے گوتم سے کہا۔

"اے آقا! آپ جیسا عارف دنیا میں کوئی نہیں ہے اور نہ پہلے کبھی ہوا نہ آئندہ کبھی ہو گا" یہ سنکر بدھ نے کہا:۔

"اے ساری پتر! تم مبالغہ کرتے ہو تم ان تمام ہادیوں کے بارے میں کہ جو پہلے ہو چکے ہیں یا آئندہ پیدا ہوں گے یا جو اب موجود ہیں کیا جانتے ہو۔ صرف لاعلمی کی وجہ سے تم میری اس قدر تعریف کرتے ہو:"

(دھاپدی زبان سوتر کا نمبر ۱۳ حوالہ بدھ دیو جی کی سوانح عمری کا حصہ دوم صفحہ ۱۲۵)

گوتم بدھ نے نہ صرف گزشتہ اور آئندہ ہادیوں کا ذکر کیا ہے بلکہ زمانہ آئندہ میں ایک عظیم الشان پیغمبر کی بعثت کی خبر شاندار الفاظ میں دی۔ اس بشارت کا پہلا حصہ درج ذیل ہے۔

"میں ہی ایک بدھ نہیں ہوں جو زمین پر مبعوث ہوا ہوں اور نہ میں آخری بدھ ہوں۔ وقت مقررہ پر ایک دوسرا بدھ دنیا میں مبعوث ہو گا" (گاسپل آف بدھا از کاروس ص۲۱۶)

ان حوالوں سے ظاہر ہے کہ گوتم کا فلسفہ یہ ہے کہ ہر زمانہ میں ہادی مبعوث ہوئے۔ گوتم بھی اسی کاروان سعادت کے ایک فرد تھے ان کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔

(۲) سن عیسوی کے قرون اولیٰ میں "یوذ آسف اور حکیم بلوہر" کے نام سے ایک صحیفہ لکھا گیا جس کا ترجمہ زمانہ وسطیٰ میں دنیا کی مشہور زبانوں میں ہوا یہ بدھ صحیفہ اعلیٰ درجہ کی اخلاقی تعلیمات پر مشتمل ہے جن سے مشرق و مغرب یکساں متاثر ہوئے۔ اس صحیفہ میں گوتم بدھ کو ایک پیغمبر خدا کے طور پر پیش کیا گیا اور ساری مذہبی الہیات کا ذکر ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قدیم ہندوستان کے بدھوں میں ایک طبقہ ایسا موجود تھا جو خدا کا قائل اور بدھ کو رسول ہند کے طور پر پیش کرتا تھا۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو یوذ آسف و حکیم بلوہر ترجمہ سید عبد الغنی)

(۳) مانی نے تیسری صدی عیسوی میں شاپور شاہ ایران کو ایک کتاب "شاپورقان" کے نام سے لکھ کر پیش کی۔ اس کتاب میں وہ لکھتا ہے

"خدا کے رسول نوع انسان کے پاس وقتاً فوقتاً حکمت اور اعمال لاتے ہیں چنانچہ ایک زمانہ میں رسول خدا گوتم بدھ ان تعلیمات کو ہندوستان میں لائے۔ دوسرے زمانہ میں زرتشت ایران میں آئے (پھر مغرب میں حضرت عیسےٰ) ان سب کے بعد آخری زمانہ میں یہ وحی اور یہ نبوت میری یعنی مانی رسول خدائے حق کی معرفت بابل میں اتری"۔

(The Rligion of the Manichees by Burkkit)

اس حوالہ میں مانی نے اپنی نبوت منوانے کے لئے جو استدلال کیا ہے۔ اس سے قطع نظر یہ حقیقت اپنی جگہ درست معلوم ہوتی ہے کہ سن عیسوی کے قرون اولیٰ میں ایشیا میں ایسے لوگ موجود تھے جو کہ بدھ اور زرتشت کو پیغمبر مانتے تھے یہی وجہ ہے کہ اس نے اس عقیدت سے فائدہ اٹھا کر اس کی اساس پر اپنی نبوت کا استدلال پیش کیا۔

(۴) انیسویں صدی کے آخر میں تبت کی خانقاہوں سے حضرت مسیح علیہ السلام کے سوانح حیات ملے جو قرون اولیٰ میں ترتیب دیئے گئے جنمیں لکھا ہے کہ "عیسیٰ" ہندوستان میں آئے۔ بدھوں میں آپ بہت مقبول تھے اس انجیل کے پیش کرنے والے بدھ کے لوگ ساری مذہبی الہیات کے قائل نظر آتے ہیں وہ ہستی باری تعالےٰ پر یقین رکھتے تھے۔ توحید کے قائل وحی و الہام کے ماننے والے۔ بدھ عیسیٰ اور زرتشت کو اللہ تعالیٰ کا فرستادہ یقین کرتے تھے اس کا عقیدہ نہ خنایا نہ تھا نہ مہایانہ وہ شرک سے بیزار اور توحید کے دلدادہ تھے۔

(یسوع کی نامعلوم زندگی از نوٹو واچ)

(۵) عہد عباسیہ کے دورِ اول میں صحیفہ "یوز آسف اور حکیم بلوہر" کا جب عربی ترجمہ ہوا تو وہ عالم اسلام میں بہت مقبول ہوا۔ اس سے متاثر ہو کر مسلمان بھی یہ ماننے لگے کہ بدھ رسول ہند تھے۔ آج سے ایک ہزار سال قبل شیعہ کتاب اکمال الدین میں بھی جو کہ الشیخ ابن بابویہ القمی کی تصنیف ہے۔ صحیفہ یوذ آسف کا ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس قصہ کے مندرجات کی توثیق کے لئے اسے محمد بن حسین علیہ السلام کی طرف منسوب کر دیا گیا۔ جس سے یہ امر ظاہر ہے کہ یہ قصہ مسلمانوں میں بہت مقبول تھا۔ یہ ذکر پہلے ہو چکا ہے کہ صحیفہ یوذ آسف میں بدھ کو رسول ہند کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

(۶) ابن ندیم کی کتاب الفہرست میں یہ لکھا ہے کہ قبل اسلام کے ماوراء النہر کے سمنی مذہب کے لوگ بدھ (یا یوز آسف) کو پیغمبر سمجھتے تھے (ص۳۴۵)

(۷) حضرت مجدد الف ثانی نے اپنے بعض مکاشفات کی بنا پر یہ دعوےٰ کیا ہے کہ ملک ہند میں بھی خدا تعالےٰ کے نبی اسی طرح بھیجے گئے جس طرح دوسرے ممالک میں انبیاء کی بعثت ہوئی ہے۔ (روح مقدسہ)

(۸) بعض علماء سمجھتے ہیں کہ قرآن حکیم میں ایک ایسے پیغمبر کا ذکر ہے جس کا نام ذو الکفل ہے۔ اس سے مراد بدھ ہے کیونکہ ذو الکفل کے معنی کفل بستی والے کے ہیں۔ گوتم بدھ کپل وستو کے رہنے والے تھے (اب تو مولانا ابو الاعلیٰ مودودی نے بھی اس تحقیق کو قبول کر لیا ہے)

(۹) مرور زمانہ کے باعث جب مسلمان ویدک تہذیب اور بدھ کی تعلیم کو ہندوستان کی حد تک فراموش کر گئے تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ہوئی آپ نے دنیا کو یہ بتایا کہ کرشن، رام چندر اور گوتم بدھ ہندوستان میں مبعوث ہونے والے نبی تھے اپنے آخری پیغام میں جو کہ آپ کی وفات کے بعد پیغام صلح کے نام سے شائع ہوا۔ اس امر کو خاص طور پر پیش کیا یہ ایک حقیقت ہے کہ علامہ اقبال دورِ اول میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام سے متاثر تھے۔ انہوں نے اپنے ایک لیکچر میں جماعت احمدیہ کو "سیرت اسلامی کا ٹھیٹھ نمونہ" قرار دیا۔[2] اسی علم کلام کا اثر اور وسیع تحقیق کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے رام چندر کو امام ہند اور بدھ اور زرتشت کو پیغمبر کے طور پر پیش کیا۔

[1] Dialogues of the Buddha by Rhys Davids P. 316

[2] تقریر علی گڑھ ملت بیضاء پر ایک عمرانی نظر

انما یخشی اللّٰہ من عبادہ العلماء

تقریر ”حقیقتِ نبوت“ پر مصری صاحب کا تبصرہ اور ہمارا جواب

از مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری

(قسط نمبر ۱۹)

میں نے اپنی تقریر ”حقیقتِ نبوت“ میں آیت من یطع اللّٰہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللّٰہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین کی تفسیر پیش کی تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں آپ کا امتی نبی بھی ہو سکتا ہے اور صدیق۔ شہید۔ صالح کا مرتبہ بھی حاصل کر سکتا ہے پھر اس کے بعد میں نے اس تفسیر کی تائید میں امام راغب علیہ الرحمہ کے دو قول پیش کئے تھے تا غیر از جماعت مسلمان میری اس تفسیر کی تائید میں اپنے ایک مسلّم اور مستند بزرگ کے اقوال بھی ملاحظہ کر لیں۔

مصری صاحب موصوف ان دونوں قولوں کے متعلق میرے استدلال کو غلط قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

”قاضی صاحب نے امام راغب کے دو قول بھی اپنے خیال کی تائید میں پیش کئے ہیں۔ اوّل یہ کہ امام صاحب نے مع کے معنی زمرہ کے کئے ہیں میں نہیں سمجھ سکا کہ اس سے ان کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے سوال تو یہ ہے کہ امتی کس زمرہ میں داخل ہو سکتا ہے۔ قرآن شریف سے تو یہی ثابت ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ صدیقوں کے زمرہ میں داخل ہو سکتا ہے کیونکہ وہ صدیق ہی بن سکتا ہے۔

میرا پہلا قول جس پر مصری صاحب معترض ہیں یہ تھا کہ امام راغب علیہ الرحمہ نے مفردات میں زیر لفظ ”کتب“ اس آیت میں مع کے معنی زمرہ میں شامل ہونا قرار دیتے ہیں چنانچہ امام راغب فرماتے ہیں:۔

قولہٗ فاکتبنا مع الشاھدین ای اجعلنا فی زمرتھم اشارۃً الی قولہ فاولٰئک مع الذین انعم اللّٰہ علیھم (مفردات راغب)

یعنی قرآن مجید کی آیت فاکتبنا مع الشاھدین کے معنی یہ ہیں کہ ہم کو زمرۂ شاہدین میں داخل کر جس طرح کہ آیت فاولٰئک مع الذین انعم اللّٰہ علیھم میں مع کے معنی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والے منعم علیہم کے زمرہ میں شامل ہیں۔

تعجب ہے کہ مصری صاحب اسے سمجھ نہیں سکے کہ مجھے اس قول سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے، حالانکہ بات واضح تھی کہ اس تفسیر کی رو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والوں کو منعم علیہم کے زمرے میں داخل قرار دیا گیا تھا اور بتایا گیا تھا۔ جو نبیوں کے زمرہ میں داخل ہوں وہ نبی ہوں گے جو صدیقین کے زمرہ میں داخل ہوں وہ صدیق ہوں گے جو شہداء کے زمرہ میں داخل ہوں وہ شہید ہوں گے اور جو صالحین کے زمرہ میں داخل ہوں وہ صالح ہوں گے۔

مگر مصری صاحب یہ حوالہ میرے مفید مطلب اس لئے نہیں سمجھتے کہ بقول ان کے قرآن کریم سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ امتی زیادہ سے زیادہ صدیقوں کے زمرہ میں داخل ہو سکتا ہے۔ میں پچھلے ایک مضمون میں لیکچر سیالکوٹ کا ایک حوالہ آیت اھدنا الصراط المستقیم کی تفسیر میں پیش کر چکا ہوں جس میں حضرت مسیح موعود نے اس آیت کے رو سے ضروری قرار دیا ہے کہ خدا کے انبیاء وقتاً بعد وقتٍ آتے رہیں (لیکچر سیالکوٹ ص۲۶)

لہٰذا مصری صاحب کا یہ زعم باطل ہے ”کہ قرآن کریم سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ (امتی ناقل) زیادہ سے زیادہ صدیقوں کے زمرہ میں داخل ہو سکتا ہے“۔ پس میرا استدلال امام راغب علیہ الرحمۃ کے اس قول سے بالکل درست ہے۔ غلطی میں خود جناب مصری صاحب مبتلا ہیں جو امتی کی ترقی کو صرف صدیقیت کے کمال تک محدود مانتے ہیں حالانکہ ان کا یہ خیال اس تفسیر کے رو سے بھی باطل ہے جو وہ خود تریاق القلوب ص۱۲۳ کے حوالہ سے پیش کر چکے ہیں۔ جس میں کمال صدیقیت اور مرتبہ شہادت اور مرتبہ صالحیت کے علاوہ امتی کے کمال نبوت حاصل کر سکنے کا بھی ذکر ہے۔ اور اس جگہ کمال نبوت کو کمال صدیقیت سے الگ بیان کیا گیا ہے۔ پس اگر کمال نبوت محض صدیقیت کے کمال سے کوئی بالا چیز نہ ہوتی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کا ذکر کمال صدیقیت کے ضمن میں ہی بیان فرماتے۔ مگر کمال نبوت کو تو آپ نے دوسرے تینوں کمالوں سے الگ اور سب سے پہلے بیان کیا ہے۔ اس سے اتنا تو ظاہر ہے کہ امتی کو صدیقیت سے بڑھ کر کمال بھی حاصل ہو سکتا ہے جو کمال نبوت ہے۔ پس صدیقیت اور شئے ہے اور کمال نبوت اور شئے۔

پھر تبدیلی عقیدہ کے بعد تو حضرت مسیح موعودؑ نے صاف طور پر خاتم النبیین کی تفسیر میں لکھا ہے:۔

بجز اس کے (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے) کوئی نبی صاحب خاتم نہیں ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے۔

(حقیقۃ الوحی ص۲۸)

ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے سے ظاہر ہے کہ امتی مقام نبوت بھی پا سکتا ہے چنانچہ امتی کے نبی ہو سکنے کے متعلق ہی لکھا ہے کہ:۔

ہمارا نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس درجہ کا نبی ہے کہ اس کی امت کا ایک فرد نبی ہو سکتا ہے اور عیسیٰ کہلا سکتا ہے حالانکہ وہ امتی ہے۔

اور قرآن کریم میں دو ہی آیتیں ہیں جن سے مخصوص طور پر یہ ظاہر ہے کہ امتی نبی ہو سکتا ہے ان میں سے پہلی آیت اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم ہے اور دوسری آیت من یطع اللّٰہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللّٰہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین ہے جو پہلی آیت ہی کی قرآنی تفسیر ہے بلکہ یہ دونوں آیتیں دراصل آیت خاتم النبیین کی تفسیر ہیں۔

دوسرا قول

امام راغب علیہ الرحمہ کا دوسرا قول میں نے اپنی تقریر ”حقیقتِ نبوت“ میں یوں پیش کیا تھا:۔

”پھر اس آیت کی تفسیر کا ان کی طرف سے یوں بیان ہونا مذکور ہے۔ قال الراغب ممن انعم اللّٰہ علیھم من الفرق الاربع فی المنزلۃ والثواب النبی بالنبی والصدیق بالصدیق والشھید بالشھید والصالح بالصالح (تفسیر بحر محیط جلد ۳ ص۲۸۷)

یعنی امام راغب کے نزدیک آیت کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والے مرتبہ اور ثواب میں پہلے نبیوں، صدیقوں۔ شہیدوں اور صالحوں میں شامل کئے جائیں گے اس امت کا نبی نبی کے ساتھ صدیق۔ صدیق کے ساتھ شہید۔ شہید کے ساتھ اور صالح صالح کے ساتھ۔ پس یہ آیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے واسطے سے امتی نبوت کا دروازہ امتِ محمدیہ میں کھلا قرار دیتی ہیں نصِ صریح ہے“۔

(تقریر حقیقتِ نبوت ص...)

جناب مصری صاحب میرے اس بیان کے متعلق امام راغب علیہ الرحمہ کے سیاق کلام کو نظر انداز کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

دوسرا قول ان کا (امام راغب کا ناقل) یہ پیش کیا گیا ہے النبی بالنبی والصدیق بالصدیق والشھید بالشھید والصالح بالصالح۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جناب قاضی صاحب نے امام صاحب کے الفاظ میں تصرف کرکے الفاظ ”اس امت کا نبی“ اپنی طرف سے زائد کر دئے ہیں۔ حالانکہ امام صاحب کا مطلب آیت کے الفاظ وحسن اولٰئک رفیقًا کے ماتحت یہ ہے کہ جس قدر انبیاء وغیرہ پہلی امتوں میں گزر چکے ہیں ان میں سے ہر نبی نبی کا رفیق ہو گا۔ ہر صدیق صدیق کا رفیق ہو گا۔ ہر شہید شہید کا رفیق ہو گا اور ہر صالح صالح کا رفیق ہو گا۔

مصری صاحب کا شدید اور صریح مغالطہ

جناب مصری صاحب کی مندرجہ بالا عبارت میں ایک شدید اور صریح مغالطہ پایا جاتا ہے۔ میں حیران ہوں کہ جناب مصری صاحب میں یہ جرأت باوجود عربی دان ہونے کے کیسے پیدا ہو گئی ہے کہ انہوں نے امام راغب علیہ الرحمہ کی عبارت کا خلاف منشائے متکلم باطل مفہوم ہی بدل دیا ہے۔ اور اس کی ایک ایسی غلط توجیہ کر دی ہے جس کا ایک معمولی عربی دان بھی مرتکب نہیں ہو سکتا۔

میں نے امام صاحب موصوف کی زیر بحث عبارت کا مطلب ان کا سیاق کلام سامنے پیش کرتے ہوئے یوں بیان کیا تھا کہ:۔

”امام راغب کے نزدیک آیت کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والے مرتبہ اور ثواب میں پہلے نبیوں۔ صدیقوں اور صالحوں میں شامل کئے جائیں گے اس امت کا نبی نبی کے ساتھ صدیق۔ صدیق کے ساتھ۔ شہید۔ شہید کے ساتھ اور صالح۔ صالح کے ساتھ“۔

جناب مصری صاحب لکھتے ہیں "قاضی صاحب نے امام صاحب کے الفاظ میں تصرف کر کے الفاظ "اس امت کا نبی" اپنی طرف سے زائد کر دئے ہیں۔ اگر مصری صاحب سیاق کلام کو مدنظر رکھتے تو کبھی یہ بات نہ کہتے۔ کیونکہ النبیّ بالنبیّ میں دونو جگہ النبی معرف باللام ہے الف لام تعریف و تخصیص کا فائدہ دے رہا ہے۔ النبی سے مراد بھی مخصوص ہی ہے اور بالنبی میں جو النبی کا لفظ ہے اس سے مراد بھی معرف باللام ہونے کی وجہ سے مخصوص نبی ہے پہلے النبی کا الف لام اس امت کے نبی کی تخصیص کر رہا ہے اور بالنبی کے لفظ کا الف لام سابق نبی کی تخصیص کے لئے ہے۔ اور عبارت کا مطلب یہ ہے کہ اس امت کا "نبی پہلے نبی کے ساتھ" بالنبی کے ترجمہ میں "پہلے" کا لفظ نہیں لکھا گیا تھا کیونکہ وہ سیاق سے ظاہر تھا کہ پہلے نبیوں سے ہی امتی نبی کا الحاق بیان ہو رہا ہے ہاں النبی کا مطلب میں نے اس امت کا نبی واضح کرنا ضروری تھا تاکہ مضمون کی وضاحت ہو جائے پس سیاق کلام کے لحاظ سے النبی سے مراد اس امت کا نبی ہے اور بالنبی سے مراد پہلا نبی ہے۔ جناب مصری صاحب نے اس بارہ میں صریح غلط بیانی سے کام لیا ہے کہ امام راغب نے اسجگہ حسن اولٓئک رفیقا کی تفسیر ہی کی ہے۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ مفسر البحر المحیط آیت من یطع اللہ والرسول فاولٓئک مع الذین انعم اللہ علیہم کی تفسیر میں لکھ رہے ہیں کہ خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والوں کو ان سے پہلے گزرے ہوئے منعم علیہم لوگوں سے ملا دیا ہے اس کے بعد وہ امام راغب کا قول نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ راغب نے کہا ہے۔ "ممن انعم اللہ علیہم من الفرق الاربع فی المنزلۃ والثواب" کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والوں کو انعام یافتہ لوگوں کے چار گروہ میں۔ مرتبہ اور ثواب کے لحاظ سے شامل کر دیا ہے۔ اس طرح پر کہ اس امت کے نبی کو پہلے نبی کے ساتھ اس امت کے صدیق کو پہلے صدیق کے ساتھ اس امت کے شہید کو پہلے شہید کے ساتھ اور اس امت کے صالح کو پہلے صالح کے ساتھ ہے۔ جناب مصری صاحب! النبیّ بالنبیّ پورا جملہ نہیں بلکہ یہ ایک فعل کو چاہتا ہے اور اس کے ساتھ مل کر جملہ بنتا ہے پس یہاں ایسا فعل محذوف ماننا پڑتا ہے جو ملا دینے۔ شامل کر دینے کا مفہوم رکھتا ہو النبی بالنبی جملہ اسمیہ نہیں کہ اس کا ترجمہ نبی۔ نبی کا رفیق ہوگا درست ہو اور وہ یہ حسن اولٓئک رفیقاً کی تفسیر ہے کہ النبی یکون رفیقاً بالنبی جملہ بنا کر یکون رفیقاً بالنبی کو النبی کی خبر قرار دیا جائے۔ اور

مراد یہ لی جائے کہ امام راغب یہ کہنا چاہتے ہیں کہ پہلی امتوں کا نبی پہلی امتوں کے نبی کا رفیق ہوگا اور پہلی امتوں کا صدیق پہلی امتوں کے صدیق کا رفیق ہوگا اور پہلی امتوں کا شہید پہلی امتوں کے شہید کا رفیق ہوگا اور پہلی امتوں کا صالح پہلی امتوں کے صالح کا رفیق ہوگا۔ اس مضمون کا تو یہ آیت محل ہی نہیں کیونکہ اس آیت کا مقصد تو یہ بیان کرنا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے انسان کو محروم کیا جاتا ہے اور بتایا گیا ہے کہ آپ کی اطاعت سے انسان انعام یافتہ لوگوں کے ساتھ شامل ہو جاتا ہے۔ اب اس جگہ اسبات کا محل کیسے پیدا ہوتا ہے کہ امام راغب کو یہ کہنے کی ضرورت پیش آگئی کہ پہلی امتوں کا نبی۔ صدیق۔ شہید اور صالح پہلی امتوں کے نبی صدیق شہید صالح کا رفیق ہوگا۔ مضمون تو یہ بیان ہو رہا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی کن انعام یافتہ لوگوں میں شامل ہوگا اور خدا تعالےٰ کے اعتبار سے تو انعام یافتہ نبی۔ صدیق۔ شہید اور صالح ہیں۔ اب پہلوں کے پہلوں کے ساتھ رفیق ہونے کا تو اسجگہ کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا وہ تو مسلم طور پر ایک دوسرے کے ساتھی تھے ہی۔

پس مصری صاحب نے امام راغب کی عبارت کا صحیح مطلب نہیں بتایا بلکہ ان کی طرف ایسی غلط بات منسوب کی ہے جو سراسر سیاق کلام اور آیت کے منشاء کے صریح خلاف ہے مصری صاحب نے اس طرح امام موصوف کی پوزیشن کو مضحکہ خیز بنانے کی کوشش کی ہے۔ اسجگہ حسن اولٓئک رفیقاً کا بھی یہ مطلب ہرگز نہیں کہ پہلے نبی پہلے نبیوں کے رفیق ہیں بلکہ یہ بتانا مقصود ہے کہ یہ نبی۔ صدیق۔ شہید اور صالح اچھے رفیق ہیں جن کی رفاقت بلحاظ مرتبہ کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے امتیوں کو حاصل ہوگی۔ پہلوں کی پہلوں سے رفاقت بیان کرنا حسن اولٓئک رفیقاً میں مقصود ہی نہیں بلکہ یہ بتانا مقصود ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانبرداروں کو پہلے انعام یافتہ چاروں گروہ کی معیت مرتبہ اور ثواب میں ہوگی۔

استمرار کی حقیقت

چونکہ مجھے آیت من یطع اللہ والرسول فاولٓئک مع الذین انعم اللہ علیہم الخ کی تفسیر میں یہ نکتہ سمجھانا مدنظر تھا کہ اس آیت میں نبوت۔ صدیقیت۔ شہادت اور صالحیت کے مراتب کا اس دنیا میں ملنا مراد ہے۔ اس لئے میں نے فاولٓئک مع الذین انعم اللہ کے جملہ اسمیہ ہونے کی وجہ سے اس کے استمرار پر دلالت کرنے کے متعلق استدلال کیا تھا تا کوئی شخص اس آیت سے

اس وہم میں مبتلا نہ ہو کہ اس آیت میں جو معیت مذکور ہے اس کا تعلق صرف آخرت سے ہے اس دنیا سے نہیں۔ جناب مصری صاحب کے مدنظر چونکہ مجھ پر بہر حال کوئی نہ کوئی اعتراض کرنا تھا۔ اسلئے وہ اس نکتہ کے سمجھنے سے تو محروم رہے ہاں ہمیں نے استمرار کی بحث کیوں اٹھائی ہے اور یہ لکھ دیا ہے

"قاضی صاحب محترم نے لکھا ہے کہ جملہ اسمیہ استمرار کا فائدہ دیتا ہے نہ معلوم اس سے کیا فائدہ اٹھانا مقصود ہے کیا انبیاء کے مثیل صدیقوں کے مثیل۔ شہداء کے مثیل صالحین کے مثیل ہمیشہ سے امت میں پیدا نہیں ہوتے چلے آئے ہیں۔ نبی بننے کا جو مفہوم آپ لیتے ہیں اس کی رو سے تو ۱۳۰۰ برس میں آپ کے نزدیک صرف ایک ہی بنا ہے استمرار کا مفہوم تو وہاں متحقق ہی نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر انبیاء کے مثیل مراد لئے جائیں تو ہزاروں مثیل اس تیرہ سو برس میں امت میں پیدا ہو چکے ہیں۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے یہ سلسلہ چلا آرہا ہے۔ اور قیامت تک چلا جائے گا۔ علاوہ ازیں مفسرین نے جو ثوبان اور بعض دیگر صحابہؓ کا واقعہ لکھا ہے وہ تو آپ سے مخفی نہیں ہوگا جس کے یہ معنی ہیں کہ امت کے جو افراد بھی امت میں ثوبان کے رنگ میں پیدا ہوں گے وہ بعد وفات آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کو حاصل کرتے رہیں گے بنا بریں استمراری حقیقت ان پاک وجودوں میں بھی متحقق ہوتی رہے گی
(پیغام صلح ۷ ؍ جنوری ۶۲ء صفحہ ۱)

جناب مصری صاحب پر واضح ہو کہ اگر یہ روایات نہ بھی ہوتیں تب بھی آیت فاولٓئک مع الذین انعم اللہ علیہم کے جو معنی میں نے لکھے تھے ان سے ظاہر تھا کہ معیت سے میں نے مرتبہ اور ثواب میں معیت مراد لی ہے مرتبہ والی معیت اس دنیا میں اور ثواب والی معیت کا تعلق زیادہ تر آخرت سے ہی ہے کیونکہ ثواب کی تکمیل تو آخرت کو ہی ہوگی۔ اصل سوال یہ تھا کہ جب فاولٓئک مع الذین انعم اللہ علیہم جملہ اسمیہ ہے جو استمرار کا فائدہ دیتا ہے تو اس دنیا میں پہلے وفات یافتہ لوگوں سے معیت سے کیا مراد

ہوگی۔ دنیا میں معیت کے لحاظ سے مع کے معنوں میں معیت زمانی اور مکانی مراد نہیں ہو سکتی کیونکہ اس دنیا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والے نہ پہلے منعم علیہم سے زمانہ کے لحاظ سے معیت رکھ سکتے ہیں نہ مکان کے لحاظ سے بہ دونو قسم کی معیت اس دنیا میں محال ہے لہذا دنیا میں معیت سے مراد محض درجہ میں معیت ہی ہو سکتی ہے۔ خواہ یہ درجہ ناقص طور پر ملے یا کامل طور پر۔ جناب مصری صاحب موصوف نے استمرار فی الدنیا والآخرۃ تسلیم کر لیا ہے۔ لہذا اس دنیا میں جملہ اسمیہ سے استمرار کا فائدہ درجہ میں معیت ہوگی۔ کیونکہ امام راغب علیہ الرحمۃ نے اپنی مستند کتاب مفردات میں جو قرآن مجید کی اعلیٰ درجہ کی مستند لغت ہے مع کے معنوں میں چار قسم کی ہی معیت لکھی ہے۔ ایک زمانی دوسری مکانی تیسری متضائفین کی معیت اور چوتھی معیت فی المنزلہ اور اس آیت میں انہوں معیت فی المنزلہ یعنی درجہ میں ہی معیت مراد لی ہے۔ لہذا مجددین امت جو ایک حد تک انبیاء سے بھی معیت پاتے رہے ہیں یہ بھی اس آیت کے مطابق ہیں مگر ان میں استمرار تجددی پایا جاتا رہا ہے نہ کہ غیر تجددی کیونکہ مجددین صدی کے سر پر آتے رہے ہیں۔ جبکہ ان کی ضرورت لاحق ہوتی تھی۔ مسیح موعود علیہ السلام کے لئے بھی یہ آیت بطور استمرار تجددی کے صادق آتی ہے۔ چونکہ یہ معیت اس جگہ دنیا میں مرتبہ پانے سے تعلق رکھتی ہے۔ اس لئے ضرورت کسی نہ کسی فرد امت کے لئے مرتبہ نبوت کا پانا اس آیت کے رو سے ممکن ثابت ہوا۔ اور بطور استمرار تجددی اس آیت سے امتی نبی بعثت کا امکان پایا گیا جو ظلی نبوت کا درجہ علی وجہ الکمال رکھتا ہو۔ اتنا تو مصری صاحب کو بھی مسلم ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس آیت کی روشنی میں مثیل عیسےٰ کا مرتبہ پایا ہے۔ مگر چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آپ نے مقام نبوت بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور آپ کے فیضان سے ہی حاصل کیا ہے۔ اسلئے اگر اس آیت میں امتی نبی ہو جانے کا امکان مذکور نہیں (باقی صفحہ پر)

اعلان نکاح

پسرم شریف احمد کارکن دفتر بیت المال ربوہ کا نکاح مجیدہ بیگم بنت مکرم چوہدری علی محمد صاحب ساکن چک $\frac{۲۱۲}{9-R}$ ضلع بہاولنگر سے مورخہ ۲۵ مارچ ۶۳ء بروز سوموار بعوض ایک ہزار روپیہ مہر مولوی عبدالعزیز صاحب نے پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین
(چوہدری عطا محمد کلو سوہلوی ساکن چک $\frac{۲۰۱}{\text{ج ب}}$ لھواد)

چندہ مستورات

مستورات کے چندہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد یہ ہے کہ:۔

"آئندہ مردوں کے علاوہ مستورات سے بھی پوری شرح سے چندہ وصول کیا جائے۔ جنہیں کوئی آمد فی ہوتی ہو۔ خواہ خاوند کی طرف سے ان کے جیب خرچ کی صورت ہو یا کسی اور ذریعہ سے۔ ان کے علاوہ دوسری مستورات کے متعلق کوئی شرح مقرر نہ ہوگی۔ بلکہ عام طور پر تحریک کی جائیگی کہ وہ بھی حسب حالات اور حسب حیثیت چندہ میں حصہ لیں۔" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء)

پس جن خواتین کی اپنی ذاتی آمد ہو ان کا چندہ مد "حصہ آمد" میں جمع ہوگا۔ اگر وہ موصیہ ہوں ورنہ چندہ عام" کی مد میں اور ایسی تمام خواتین کو مقامی جماعتوں کے بجٹوں میں شامل کیا جائے لیکن جن خواتین کی علیحدہ ذاتی آمد نہ ہو اور وہ حضور کے مذکورہ ارشاد کے ماتحت حسب حالات اور حسب حیثیت جو چندہ ادا کریں۔ وہ رقوم مد "چندہ مستورات" میں جمع کرائی جائیں۔ یہ تمام رقوم مقامی جماعت کی وساطت سے بھجوائی چاہئیں۔ بے شک جہاں جہاں لجنات اماء اللہ قائم ہیں وہاں لجنات کے ذریعہ مستورات سے چندہ وصول کیا جائے۔ لیکن لجنات کو چاہیئے کہ وہ یہ چندہ اپنی مرکزی لجنہ کی معرفت نہ بھجوایا کریں بلکہ ہر لجنہ اپنی مقامی جماعت کی معرفت یہ رقم بھجوایا کرے۔ اس بارہ میں صدر انجمن احمدیہ کا قاعدہ یہ ہے:۔

"(۲۱۸) جو چندے وغیرہ کوئی مقامی لجنہ مرکزی اغراض کے ماتحت وصول کرے۔ اس کے متعلق اس کا فرض ہوگا کہ انہیں جلد از مقامی انجمن کے ذریعہ مرکز میں ارسال کر دے اور اسے حق نہ ہوگا کہ ان میں سے کوئی رقم بلا اجازت صدر انجمن احمدیہ مقامی اغراض میں خرچ کرے البتہ مقامی ضروریات کیلئے لجنہ کو اختیار ہوگا کہ ناظر بیت المال کی تحریری منظوری سے مقامی خواتین سے الگ چندہ کرے مگر ضروری ہوگا کہ ایسے چندے کا اثر مرکزی چندوں پر نہ پڑے"۔

(ناظر بیت المال)

اطفال الاحمدیہ کے انعامی امتحانات

اطفال الاحمدیہ کی تنظیم و تربیت میں بہتری پیدا کرنے کی خاطر شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے ایک دو سالہ پروگرام تجویز کیا ہے۔ جس کے مطابق درجہ بدرجہ مندرجہ ذیل مختلف معیاروں کے امتحانات لئے جائیں گے۔ (۱) ستارہ اطفال (۲) ہلال اطفال (۳) قمر اطفال (۴) بدر اطفال۔ ان امتحانات کے کورس اور نار بجوں کا اعلان تشحیذ الاذہان ماہ مارچ ۱۹۶۳ء میں ہو چکا ہے۔

بچوں اور مجالس میں مسابقت پیدا کرنے کے لئے یہ اعلان بھی کیا جاتا ہے کہ جو بچے ان چار امتحانوں میں کامیاب ہوں گے اور آخری امتحان میں اول دوم وسوم کی پوزیشن حاصل کریں گے۔ ان کو شعبہ ہذا کی طرف سے اہم انعامات دئے جائیں گے اور اسی طرح جو مجالس اپنی تعداد اراکین کی نسبت سے زیادہ سے زیادہ اطفال آخری امتحان "بدر اطفال" میں کامیاب کروائیں گی۔ ان کو بھی خاص سرٹیفکیٹ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر دئے جائیں گے۔ مگر یاد رہے کہ بدر اطفال کا نشان حاصل کرنے کے لئے پہلے تین امتحانوں میں کامیابی حاصل کرنی ضروری ہے۔ اور یہ امتحان ۲۱ اپریل ۱۹۶۳ء کو ہوگا ہے۔ اگر آپ نے تیاری نہیں کی تو اب بھی موقعہ ہے جلدی کریں۔

(شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

قیادت ایثار اور زعماء کرام انصار اللہ

ماہوار رپورٹوں کے جائزہ لینے پر معلوم ہوا ہے کہ مجالس کا ایک حصہ "قیادت ایثار" کے شعبہ کی طرف کما حقہ توجہ نہیں دے رہا۔ حالانکہ موجودہ زمانہ اور تقاضا مقتضی ہے کہ اس طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے۔ لہٰذا میری استدعا ہے کہ اس طرف فوری توجہ کی جائے اور مرکز کی طرف سے جاری کردہ سالانہ ہدایات کی روشنی میں ایک معین پروگرام بنا کر اس سلسلہ میں کام کیا جائے اور اپنی مساعی کا ماہوار رپورٹوں میں باقاعدہ اندراج کیا جائے تاکہ مرکز کو مساعی رفتار ترقی کا علم ہوتا رہے۔ جزاکم اللہ

(نائب قائد ایثار مرکز)

پیر محمد زمان شاہ صاحب مرحوم ایڈووکیٹ مانسہرہ کا ذکر خیر

(مکرم محمد عرفان صاحب اپیل نویس مانسہرہ)

پیر محمد زمان شاہ صاحب ایڈووکیٹ مانسہرہ جو عرصہ سے ذیابیطس کے مریض تھے۔ ۲ ⁄ ۴ ⁄ ۶۳ کو اپنے لڑکے عزیز مبارک احمد صاحب کے نام خط لکھتے لکھتے فالج کے حملہ کا شکار ہو گئے۔ اور ۵ ⁄ ۴ ⁄ ۶۳ کو ۷ ½ بجے صبح اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے مرحوم موضع داتہ کے سید گیلانی خاندان کے چشم و چراغ تھے جن کا شجرہ نسب حضرت سید عبدالقادر صاحب جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے جا ملتا منسوب ہوتا ہے آپ کے خاندان کے بزرگوں میں سے پیر جی حیات علی شاہ صاحب اور پیر جی سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہما نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں احمدیت قبول کرنے کا شرف حاصل کیا تھا۔ اور شدید مصائب کا مقابلہ کیا تھا۔ ایک موقع پر ان پر حملہ ہونے کی صورت میں پیر صاحب کے والد پیر جی حبیب اللہ شاہ صاحب نے مدافعانہ مقابلہ کیا اور زخمی ہو کر بے ہوش ہو گئے پیر صاحب کا بیان تھا کہ والد صاحب کا خون گو نا کیا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت اور رحم ہمارے طرف ایسی منتقل ہوئی۔ جو کہ آج تک شامل حال چلی آرہی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بھی سال ۱۹۱۲ء میں موضع داتہ میں تشریف لائے تھے۔ سید ارشاد محمد صاحب رئیس تبلیغ انڈونیشیا واقف زندگی پیر صاحب کے برادر خورد ہیں جن کو انڈونیشیا میں بہت عزت کا مقام حاصل ہے اور جنہیں دین کی خاص خدمت کرنے کی توفیق ملی ہے محترم پیر صاحب کی عمر ۶۵ سال تھی ۱۹۱۶ء میں میٹرک کا امتحان قادیان سے فسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ ۱۹۱۸ء میں اسلامیہ کالج سے بی اے کی ڈگری اور گولڈ میڈل حاصل کیا تھا۔ ایل ایل بی سے فراغت پر وکالت شروع کی خداداد ذہانت کے باعث آپ لائق وکلا میں شمار ہوتے رہے۔ طبیعت میں متانت اور سنجیدگی کوٹ کوٹ بھری تھی۔ شرفاء اور حکام اعلیٰ میں آپ کو عزت کا مقام حاصل تھا۔ ہر نیک کام کی تحریک ہونے پر اس میں حصہ لیتے۔ اقربا اور غربا پرور تھے۔ جلسہ سالانہ پر جانے والے نادار دوستوں کی مالی امداد کرتے اور حلقہ احباب میں دیا ہوا قرضہ واپس نہ ملنے کی صورت میں کبھی مطالبہ نہ کرتے تھے۔ ۱۹۵۶ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب ایبٹ آباد مختصر وقت کے لئے تشریف لائے تھے تو مع اہل حرم بمقام مانسہرہ پیر صاحب کے مکان پر فروکش ہونے کی برکت حضور نے عطا فرمائی تھی مرحوم جماعت مانسہرہ کے ہمیشہ سے پریذیڈنٹ رہے ہیں۔ اور ضلع کے امیر بھی تھے۔ تہجد گزار تھے اور تلاوت قرآن شریف سے آپ کو عشق تھا۔ آپ مستجاب الدعوات بھی تھے۔ اپنے پیچھے ایک لڑکا میاں مبارک احمد اور ایک لڑکی سیدہ بادشاہ بیگم چھوڑی ہے۔ میاں مبارک احمد کو انگلینڈ میں تعلیم دلائی وہ خدا کے فضل سے ٹیکنیکل لائن میں بہت کامیاب ثابت ہوئے کراچی رہتے ہیں۔ کپتان نعمت اللہ شاہ صاحب ابن حضرت سید ناصر شاہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود کو ان کی دامادی کا شرف حاصل ہے۔ جو بہت نیک اور مخلص احمدی ہیں پیر صاحب کی وفات کی اطلاع پا کر ضلع بھر کے دوستوں نے جنازہ میں شرکت کی۔ دو سال قبل پیر صاحب کی اہلیہ صاحبہ بھی جمعہ کے دن فوت ہوئی تھیں پیر صاحب کو بھی جمعہ کے دن تدفین نصیب ہوئی۔ پیر صاحب کی وفات کے بعد ان کے ہم پیشہ جانشینوں میں سے دو احمدی وکلا غضنفران خان اور نذیر احمد خان وکیل مانسہرہ رہ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو ان کا پورا جانشین کرے۔ پیر احمد زمان شاہ صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس آپ کے بھائی ہیں۔ جن کی دیانت عرصہ ملازمت مسلم رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ پیر صاحب کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور پیر صاحب کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔

خاکسار محمد عرفان اپیل نویس
مانسہرہ

قائدین کی فوری توجہ کے لئے

خدام الاحمدیہ کی دسویں مرکزی تربیتی کلاس

۱۹ اپریل سے ۳۰ مئی ۱۹۶۳ء تک جاری رہے گی۔ جیسا کہ "الفضل" رسالہ "خالد" اور دیگر مرکزی خطوط کے ذریعہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ امسال مرکزی دسویں تربیتی کلاس انشاء اللہ العزیز ۱۹ اپریل تا ۳۰ مئی ۱۹۶۳ء تک ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے جو خدام اس میں حصہ لیں گے ان کی رہائش اور دیگر بندوبست کے لئے یہ نہایت ضروری امر ہے کہ مرکز کو ان کی تعداد کا جلد از جلد علم ہو جائے لیکن ابھی تک کم مجالس کی طرف سے اس کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جملہ قائدین کرام سے درخواست ہے کہ وہ اس طرف فوری توجہ فرمائیں اور اس کلاس میں شامل ہونے والے خدام کی فہرست جتنی جلد ممکن ہو سکے ارسال فرما دیں۔ ہر مجلس کی طرف سے کم از کم ایک خادم ضرور شریک ہو۔ نیز انتخاب کرتے وقت اس بات کا ضرور خیال رکھا جائے کہ صرف ایسے خدام بھجوائے جائیں جو اس کلاس سے استفادہ کے بعد واپس جا کر اپنی مجلس میں تعلیم و تربیت کا کام عمدگی سے سرانجام دے سکیں۔

(مہتمم تعلیم و ذہانت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بقیہ صفحہ ۵

تو جناب مصری صاحب بتائیں کہ پھر وہ کونسی آیت قرآنیہ ہے جو حضرت مسیح موعود ؑ کے اس دعوے کی تائید میں نص صریح کا حکم رکھتی ہو۔ جناب مصری صاحب خوب غور کریں کہ آیت اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کے اور زیر بحث آیت کے سوا کوئی اور آیت اس بات پر نص صریح نہیں۔ پس خدا کے لئے آپ ضد چھوڑ دیں۔ اور میری بات مان لیں کہ اس آیت کی رو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں صرف مثیل انبیاء ہی پیدا ہونا مراد نہیں بلکہ کامل ظلی نبی کا پیدا ہونا بھی مراد ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ ہے بے شک حضرت مسیح موعود، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس آیت کی رو سے مثیل بھی ہیں۔ مگر اسی آیت کی رو سے آپ امتی نبی بھی ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

> "ہمارا نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس درجہ کا نبی ہے کہ اس کی امت کا ایک فرد نبی ہو سکتا ہے۔ اور عیسیٰ کہلا سکتا ہے حالانکہ وہ امتی ہے"
>
> (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۹۲)

اسی امر کو امام راغب من انعم اللہ علیھم من الفرق الاربع کے فقرہ میں بیان کر رہے ہیں۔ جناب مصری صاحب ذرا اس فقرہ کا ترجمہ تو کر دیں۔ اور پھر اس کے ساتھ النبی بالنبی الخ کو ملا کر ترجمہ کر کے دکھائیں۔

صاف ظاہر ہے من انعم اللہ علیھم من الفرق الاربع کے الفاظ حسن اولئک کی تفسیر نہیں ہو سکتے۔ بلکہ آیت فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین کی ہی تفسیر ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ حصہ آیت میں فرق اربع یعنی چار گروہوں النبیین الصدیقین، الشھداء اور الصالحین کا ذکر ہے۔ اگر میں نرم لفظ استعمال کرنے کے لئے مصری صاحب کی اس بات کو جھوٹ نہ کہوں کہ امام راغب نے النبی بالنبی کے الفاظ میں حسن اولئک کی تفسیر ملحوظ رکھی ہے تو اس سے کم نرم لفظ تو اس جگہ استعمال نہیں ہو سکتا کہ جناب مصری صاحب نے اس جگہ صریح غلط بیانی سے کام لیا ہے اور اپنے مضمون کے پڑھنے والوں کو صریح طور پر شدید مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے جس کی ایک متقی عالم دین سے توقع نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ اس جگہ تاویل کی غلطی نہیں

کی گئی۔ بلکہ امام راغب ؒ کی طرف ایک صریح غلط بات منسوب کی گئی ہے جس کے متحمل ان کے الفاظ ہرگز نہیں۔ وحقو الغاف۔ الانصاف۔ الانصاف۔ مصری صاحب لکھتے ہیں:۔

"مصنف بحر المحیط نے بھی یہی مطلب امام راغب کا سمجھا ہے۔ اگر ان کے نزدیک النبی بالنبی سے مراد امام صاحب کی یہ ہوتی کہ رفاقت کا نبی بھی کے ساتھ ہوگا تو وہ فوراً اس خیال کی تردید کرتے۔ جیسا کہ انہوں نے امام راغب کے دوسرے قول کی تردید کی ہے امام صاحب نے اپنے ایک قول میں آیت من النبیین کے متعلق لکھا ہے ومن یطع اللہ والرسول کے ساتھ جس کے یہ معنے ہو جاتے ہیں کہ نبیوں میں سے جو اللہ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریگا۔ مصنف بحر المحیط نے امام صاحب کے اس قول کو نقل کر کے لکھا ہے کہ یہ قول ان کا معنے کے لحاظ سے بھی فاسد ہے اور قواعد نحو کے لحاظ سے بھی فاسد ہے اور اسکی وجہ بتلائی ہے کہ اس ترکیب کے لحاظ سے آیت کے یہ معنے ہوں گے کہ رسول اکرم کے زمانہ میں اور بعد بھی انبیاء ہوں گے جو آنحضرت کی اطاعت کریں گے اور یہ ناممکن ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے صریح خبر دی ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لا نبی بعدی۔ پس اگر پہلے قول النبی بالنبی میں امت کے نبی ہوں تو اسکی بھی ساتھ ہی تردید ہو جاتی ہے"۔

پر جناب مصری صاحب پر واضح ہو کہ النبی بالنبی میں امت کے نبی کو پہلے نبی کے ساتھ شامل کئے جانے کا ہی ذکر ہے۔ پس آپ کا یہ قول درست ہے اور مجھے علم ہے کہ البحر المحیط کے مصنف کے استدلال سے امام راغب ؒ کے قول النبی بالنبی کی بھی تردید ہو جاتی ہے مگر تردید ہوا کرے۔ ہمارے اور آپ میں یہ فرق ہے کہ ہم لوگ البحر المحیط کے استدلال کو بالکل غلط جانتے ہیں۔ اور آپ اسے صحیح سمجھتے ہیں۔

البحر المحیط کے مصنف کے نزدیک خاتم النبیین کے معنے یہ ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔ لیکن امام راغب کی دونوں توجیہیں امت محمدیہ میں نبی کا امکان ثابت کر رہی ہیں۔ اور ان کی دوسری توجیہ کا مطلب تو مصری صاحب نے بھی یہ مان لیا ہے من النبیین کو من یطع اللہ والرسول سے متعلق قرار دیا ہے۔ جس کے مصری صاحب کے نزدیک یہ معنے بن جاتے ہیں کہ

"نبیوں میں سے جو اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے گا"۔

اس توجیہ کے معنی جو خود مصری صاحب نے کئے ہیں اس بات پر روشن دلیل ہیں کہ امام راغب علیہ الرحمۃ امت محمدیہ میں نبیوں کے امکان کے قائل ہیں۔ وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہ امر آیت خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی کے منافی نہیں۔ اس البحر المحیط کے مصنف کے نزدیک امام راغب کا یہ عقیدہ آیت خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی کے خلاف ہے۔ پس مصری صاحب اگر بالہ بحر المحیط کے مذہب پر ہیں تو ہم امام راغب علیہ الرحمۃ کے مذہب پر ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ حکم ہیں انہوں نے امام راغب علیہ الرحمۃ کے حق میں ہی فیصلہ دیا ہے۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

> ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس درجہ کا نبی ہے کہ اس کی امت کا ایک فرد نبی ہو سکتا ہے اور عیسیٰ کہلا سکتا ہے۔ حالانکہ وہ امتی ہے (ضمیمہ براہین احمدیہ ص۱۸۳)

نیز تحریر فرماتے ہیں:۔

> "بجز اس نبی کے (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) کوئی صاحب خاتم نہیں ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے" (حقیقۃ الوحی ص۲۸)

اب مصری صاحب اپنے لئے خود فیصلہ فرمالیں کہ انہیں البحر المحیط کے مصنف کو اپنے لئے خدا کے مقرر کردہ حکم پر ترجیح دینی چاہئے یا خدا کے مقرر کردہ حکم کے فیصلہ کے آگے سر تسلیم خم کر کے البحر المحیط کے مصنف کی تردید اور امام راغب کے مذہب کی تائید کرنی چاہئے ہیں تو آپ کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ خدا کے مقرر کردہ حکم پر البحر المحیط کے مصنف کو حکم نہ بنائیں اور خدا کے مقرر کردہ حکم پر خود حکم بننے کی کوشش کریں۔

وما علینا الا البلاغ

مراد ما نصیحت بود کردیم
حوالت با خدا کردیم و رفتیم

(باقی)

تفسیر القرآن انگریزی

تیسری جلد مشتمل پارہ ۲۶ تا ۳۰ چھپ گئی

قیمت پندرہ روپے

اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

کرشمہ حکمت

خارش ہر قسم۔ دمعدر۔ بالچر گنج۔ لط اور چنبل میں آزمودہ ہے۔ سوا روپیہ

دواخانہ حکیم عبدالعزیز کھوکھر منزل چک جھمرہ (لائلپور) حافظ آباد گوجرانوالہ

صداقت احمدیت

کے متعلق

تمام جہان کو چیلنج

بزبان اردو و انگریزی

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

"الفضل"

میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

(منیجر الفضل)

ضلع جھنگ میں اراضیات سرکاری کی نیلامی

مختلف چکوک میں کم از کم ایک مربع کی لاٹ پر مشتمل اراضی بذریعہ نیلام عام فروخت کی جائیگی۔ زر نیلام کا ¼ حصہ اسی وقت ادا کرنا ہوگا۔ بقایا رقم تین مساوی سالانہ اقساط میں قابل وصول ہوگی۔ شرائط دفتر آبادی صدر جھنگ سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

نمبر شمار	تحصیل	تاریخ نیلام	مقام نیلام
۱	چنیوٹ	۸-۹-۱۰ مئی	بنگلہ چنیوٹ
۲	"	۱۳-۱۴-۱۵-۱۶ مئی	بنگلہ بھوانہ
۳	شورکوٹ	۱۸ مئی	بنگلہ احمد پور سیال
۴	"	۲۰-۲۱ مئی	بنگلہ شورکوٹ
۵	جھنگ	۲۳ مئی	بنگلہ حیدرانوالی
۶	جھنگ	۲۵-۲۷-۳۱ مئی	صدر جھنگ

ناظر زراعت۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

ہمدرد نسواں مرض اٹھرا کی بے نظیر دوا مکمل کورس انیس روپے دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

• نئی دہلی ۱۵ اپریل۔ بھارت آئندہ پانچ سال کے دوران اپنی فوج کی تعداد بڑھا کر پچیس لاکھ کر دے گا ریزرو فوج کو بھی بڑھایا جائے گا آئندہ دو سال میں بھارتی فضائیہ میں مزید چار سکواڈرن شامل کئے جائیں گے فضائیہ کے لئے امریکہ اور برطانیہ سے جیٹ طیارے بھی حاصل کئے جائیں گے بھارت اپنی بحریہ کے لئے آبدوز خریدنے کا ارادہ بھی رکھتا ہے جزائر نکوبار اور انڈمان کو بحری اڈوں میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ دارالحکومت کے باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ آئندہ پانچ سال کے دوران بھارتی فوج کی تعداد چین کی فوج کے برابر کر دی جائے گی۔ چینی فوج کی تعداد پچیس لاکھ بتائی جاتی ہے۔

• کراچی ۱۵ اپریل۔ آزاد دنیا کے استحکام کی امریکی کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ "اگرچہ بھارت امریکہ کا اتحادی ملک نہیں ہے مگر امداد کے سلسلہ میں اس کی طرف خاص توجہ دی جائے"۔ کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے "بھارت نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ کمیونسٹ غلبہ سے اپنی آزادی کا تحفظ کرنے کا عزم رکھتا ہے"۔ کمیٹی کی رپورٹ کا انکشاف امریکی محکمہ اطلاعات کے ایک اخباری اعلان میں کیا گیا ہے۔ یاد رہے صدر کینیڈی نے امریکہ کے غیر ملکی امدادی پروگرام پر رپورٹ پیش کرنے کے لئے گزشتہ سال دسمبر میں دس افراد کی ایک کمیٹی قائم کی تھی۔ دس ارکان پر مشتمل اس کمیٹی کے سربراہ جنرل لوکیس کلے تھے جو جنرل کے عہدہ سے ریٹائر ہو چکے ہیں اگرچہ کہا گیا ہے کہ اس رپورٹ کا امریکہ کی سرکاری پالیسی سے کوئی تعلق نہیں ہے مگر صدر کینیڈی نے اپنا غیر ملکی امداد کا پیغام تیار کرنے میں اس سے بڑی مدد لی ہے۔

• راولپنڈی ۱۵ اپریل وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے کل یہاں کہا کہ قومی اقتصادی کونسل کے مئی کے اجلاس میں ۶۴-۱۹۶۳ء کے لئے ترقیاتی پروگرام اور دونوں صوبوں کے درمیان اقتصادی عدم مساوات ختم کرنے کے بارے میں منصوبہ بندی کمیشن کی رپورٹ پر غور کیا جائے گا مسٹر شعیب نے جو کراچی سے یہاں پہنچنے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے مزید بتایا کہ اقتصادی کونسل کا اجلاس وسط مئی میں ہوگا۔ کونسل آئندہ مالی سال کے لئے ترقیاتی منصوبوں کی منظوری دے گی۔ وزیر خزانہ نے واضح الفاظ میں اعلان کیا کہ تربیلا بند کا منصوبہ کسی قیمت پر بھی ترک نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس سلسلہ میں کسی تشویش و شک کی ضرورت ہے۔

• ہر مبدر (مغربی جرمنی) ۱۵ اپریل۔ کل یہاں ایک مسافر بردار غبارہ ایک قریبی میدان میں اترنے کے بعد اچانک پھٹ گیا اور جل کر راکھ ہو گیا۔ اس حادثہ میں تین افراد ہلاک اور آٹھ مجروح ہوئے اس غبارہ میں گیس بھری ہوئی تھی غبارہ بحفاظت زمین پر آیا تو عملہ کے چار ارکان اس میں سے گیس خارج کر رہے تھے کہ اچانک دھماکہ ہوا اور غبارہ کی چیک کھائی دی غبارہ چند سیکنڈ میں جل کر راکھ ہو گیا۔ اس وقت قریباً ایک سو افراد قریب کھڑے تھے۔

• اوٹاوہ ۱۵ اپریل کینیڈا کی پارلیمنٹ کے چھ سوشل کریڈٹ ارکان نے گزشتہ جمعہ کی رات اعلان کیا کہ وہ پارلیمان کے آئندہ اجلاس میں مسٹر پیرسن کی لبرل پارٹی کی حمایت کریں گے اس سے لبرل پارٹی کو ایوان میں ۱۳۴ ارکان کی حمایت حاصل ہو گئی ہے (ایوان میں اکثریت کے لئے صرف ۱۳۳ ہی دو ووٹوں کی ضرورت ہے) پارلیمان میں لبرل پارٹی کی ۱۲۸ سابق حکمران قدامت پسند پارٹی کی ۹۶ سوشلسٹ کریڈٹ پارٹی کی ۲۴ اور نیو ڈیموکریٹس کی ۱۷ نشستیں ہیں۔ یاد رہے کہ کینیڈا کے وزیر اعظم ڈیفن بیکر نے حالیہ انتخابات میں اپنی پارٹی کی شکست تسلیم کرنے کے بعد کل اپنے عہدہ سے استعفیٰ دیدیا تھا۔

• قاہرہ ۱۵ اپریل مشرق وسطیٰ کی خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ کی انتظامیہ کونسل کے صدر اور صدارتی کونسل کے رکن علی صبری جمعہ کے روز ماسکو کا دورہ کریں گے۔ ایجنسی نے بتایا ہے کہ مسٹر صبری اس کے بعد پیکنگ جائیں گے جہاں وہ چار دن تک قیام کریں گے اور قاہرہ واپس جانے سے پہلے نئی دہلی ٹھہریں گے۔

• لاہور ۱۵ اپریل صوبائی بورڈ آف ریونیو کے رکن مسٹر ایم ڈبلیو عباسی کو سید فدا حسین کی جگہ مغربی پاکستان کا نیا چیف سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے آپ اپنے نئے عہدہ کا آج چارج لے رہے ہیں۔ سید فدا حسین کو مرکزی حکومت میں کیبنٹ سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے۔

• بغداد ۱۵ اپریل روزنامہ "الجمہوریہ" نے اپنی دیروزہ اشاعت میں تحریر کیا ہے کہ عراق کے سابق فوجی گورنر میجر جنرل احمد صالح العبدی اور قاسم کی حکومت میں پولیس کے ڈائرکٹر سید ناظم رشید کے خلاف عنقریب ایک فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔

• مدراس ۱۵ اپریل دو جہاز نو سو آٹھ چینی نظر بندوں کو لے کر کل رات یہاں سے روانہ ہو گئے یہ جہاز حکومت چین نے چارٹر کئے ہیں تاکہ ان چینیوں کو واپس لے جایا جائے جو بھارت میں نظر بند ہیں دونوں جہاز چین روانہ ہوئے ہیں۔ نظر بندوں میں قریباً تین سو بچے ہیں۔

• کھٹمنڈو ۱۵ اپریل کوہ ہمالیہ کی سب سے بلند چوٹی ایورسٹ کو سر کرنے والے امریکی کوہ پیماؤں نے اپنی کوشش ترک کر دی ہے۔ انہوں نے یہ اعلان ۲۵،۱۰۰ فٹ کی بلندی پر پہنچنے کے بعد کیا ہے۔

• مظفر آباد ۱۵ اپریل۔ صدر ایوب کل منگلا بند پراجیکٹ کا معائنہ کریں گے۔ صدر آزاد کشمیر کے ایچ خورشید ان کا منگلا میں استقبال کریں گے صدر منصوبہ کے علاقہ کا دورہ کریں گے اور وہ جگہ دیکھیں گے جہاں میرپور کا نیا شہر آباد ہوگا۔

• کیمبلپور ۱۵ اپریل گزشتہ روز سات سو یاتری سکھ زائرین ریل میں بغیر ٹکٹ سفر کرتے ہوئے پکڑے گئے تاہم ریلوے کے عملہ نے ان سے راولپنڈی اور حسن ابدال تک کا یکطرفہ کرایہ وصول کیا۔ بھارت، ایران، افغانستان اور افریقہ سے تقریباً دس ہزار سکھ زائرین بیساکھی کی تقریبات کے سلسلہ میں پنجہ صاحب (حسن ابدال) آئے ہیں۔

• جکارتا ۱۵ اپریل۔ صدر عوامی جمہوریہ چین لیو شاؤ چی اور انڈونیشیا کے صدر سوکارنو کے درمیان بدھ کو جزیرہ بالی میں بات چیت شروع ہوگی۔ وزیر خارجہ انڈونیشیا ڈاکٹر سوباندریو نے آج صدر لیو شاؤ چی اور وزیر خارجہ چین مارشل چن یی سے ۲۵ منٹ بات چیت کی۔ وزیر خارجہ سوباندریو نے اس بات کو درست قرار دیا اور کہا کہ صدر چین نے ہمیں چین کے حالات سے آگاہ کیا۔ چین کے صدر اور وزیر خارجہ انڈونیشیا کے آٹھ روزہ دورہ پر جمعہ کو جکارتہ پہنچے تھے۔

• قاہرہ ۱۵ اپریل۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر نے ایک فرمان کے ذریعے روئی برآمد کرنے والی فرموں اور روئی بیچنے کے کارخانوں کو قومی ملکیت قرار دے دیا ہے ان فرموں اور کارخانوں کو سرکاری کفالت ناموں کی صورت میں معاوضہ دیا جائے گا۔

• جکارتا ۱۵ اپریل۔ انڈونیشیا کی فضائیہ کے چیف آف سٹاف ایئر وائس مارشل عمر دانی نے کہا ہے کہ روس انڈونیشیا کو مزید دو سال تک طیاروں کے کل پرزے اور آلات فراہم کرے گا

• الجزائر ۱۵ اپریل۔ الجزائر کے وزیر خارجہ محمد خمیستی کی حالت بدستور نازک ہے۔ سویڈن کی ایک خاص مشین کے ذریعہ ان کے دل کی حرکت کو جاری رکھا جا رہا ہے۔ انہیں خون بھی دیا گیا ہے۔ خون کے بہاؤ کو جاری رکھنے کے لئے بھی مدد لی گئی ہے۔ وزیر خارجہ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا تھا۔ گولی ان کے سر میں لگی تھی تک نیم بے ہوشی کی حالت ان پر طاری ہے۔

ماسکو ۱۵ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ روس منگولیا کو ساڑھے چونتیس کروڑ ڈالر کی اقتصادی امداد دے چکا ہے حالانکہ منگولیا کی آبادی دس لاکھ سے بھی کم ہے۔ اس حساب سے منگولیا کا ہر باشندہ اب تک ۳۴۵ ڈالر روس سے وصول کر چکا ہے۔

سیاسی مبصروں کا بیان ہے کہ روس کی جانب سے یہ امداد صرف اس وجہ سے نہیں دی جا رہی کہ وہ منگولیا کو اپنا دوست سمجھتا ہے بلکہ اس امداد کے پس پردہ کار فرما ہے روس محسوس کرتا ہے کہ منگولیا جو چین اور روس کے درمیان واقع ہے ان دونوں ممالک کے درمیان براہ راست تصادم کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے اور اگر روس کو اس کی حمایت حاصل رہی تو وہ اپنے علاقہ کو چینی حملوں سے محفوظ رکھ سکے گا۔

درخواست دعا

میں امسال بی۔ اے کا امتحان دے رہی ہوں۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام درویشان قادیان اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز میری والدہ صاحبہ (اہلیہ محترم ملک خدا بخش صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) اکثر بیمار رہتی ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

رشیدہ بیگم بنت ملک خدا بخش صاحب مرحوم
الیف ۲-۵ محلہ گگے زئیاں۔ لاہور

نوٹ:۔ رشیدہ بیگم صاحبہ نے ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ فجزاہا اللہ احسن الجزاء۔ (مینجر الفضل)

رسالہ "دینی معلومات" کی اشاعت

کچھ عرصہ قبل مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے سوال و جواب کے رنگ میں "دینی معلومات" کے زیر عنوان ایک کتابچہ شائع کیا گیا تھا۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت مقبول ہوا اور ہاتھوں ہاتھ نکل گیا۔ اس کتابچہ کی افادیت کے پیش نظر بعض جماعتوں نے اسے دوبارہ شائع کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور اسے خریدنے سے متعلق معقول تعداد میں آرڈر بھی ارسال کئے ہیں۔ چنانچہ ان جماعتوں کے اصرار پر اسے دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ جو جماعتیں اور احباب کتابچہ خریدنا چاہیں وہ براہ کرم خاکسار کو جلد سے جلد مطلع فرمائیں کہ انہیں کتابچہ کتنی تعداد میں درکار ہوگا تاکہ اس کی دوبارہ اشاعت کے وقت جماعتوں کی ضرورت کو ملحوظ رکھا جا سکے یہ کتابچہ جس میں بنیادی دینی معلومات یکجا فراہم کر دی گئی ہیں۔ بچوں اور بچیوں کی تربیت کے لئے بہت مفید ہے

عبد العزیز۔ مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
معرفت دواخانہ خدمت خلق ربوہ

تعلیم الاسلام ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں ضلع (سیالکوٹ)

میں نویں کلاس کا داخلہ جاری ہے

تعلیم الاسلام ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ) مورخہ ۱۳ اپریل ۶۳ء سے امتحانی تعطیلات کے بعد کھل گیا ہے اور اب اس میں نویں کلاس کا داخلہ جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوسٹل کی عمارت بن کر تیار ہو چکی ہے۔ اس لئے ایسے طلباء جو گھٹیالیاں سے خاصے فاصلے پر رہتے ہوں یا بیرونجات سے آئیں انہیں ان کے درجہ اور حق کے مطابق ہوسٹل میں جگہ مل سکے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے دفتر ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں کو لکھیں یا ملاقات فرماویں۔

(پرنسپل ٹی۔ آئی ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)